منشورِ محمدیؐ

۱۳۱۰ھ

بنگلور

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتمؐ ٭ باخاتم و ہر آمدہ منشور محمدؐ ٭ توریت بلاتوریہ انجیل بہ تبجیل ٭ گویان صفت و سیرت مبرور محمدؐ

نمبر ۱۰ | مطبوعہ ۵ ربیع الآخر ۱۳۱۰ ہجری روز پنجشنبہ | جلد ۱۹

یہہ اخبار عشرہ وار بمضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی قیمت اسکی سالانہ بصیغہ پیشگی ۵ روپیہ بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم آنی چاہئے

قبول اسلام

(راندیر مین)

جناب حاجی یوسف صالح صاحب پور راندیر سے تحریر فرماتے ہین "پرسون ایک ہندو بنیا تخمیناً ۴۰ سال کی عمر کا جناب مولوی حافظ اسماعیل صاحب کے ہاتہ پر اسلام سے مشرف ہوا"

(سہاگپور مین)

جناب محمد عبداللہ خان صاحب عرف بہکن خانصاحب نے اپنی نوکری سے پنشن لیکر ایک مدرسہ اسلامیہ مشن اسکول کے مقابلہ مین جاری کیا ہے اور دین اسلام کی منادی بھی کیا کرتے ہین اسی وجہ سے جو بازارون مین پادریون کی منادی ہوا کرتی تھی موقوف ہو گئی ہے۔ صاحب موصوف کے ساتہ مناظرہ و مباحثہ مین پادری لوگ بہت ہی الحذر کیا کرتے ہین ایک ہندو کونرسیا نامی جو کرستان ہو گیا تھا خانصاحب نے مسلمان بنایا۔

لورپول کے حالات

لورپول کو ریر ایک دوسرے اتوار کے حالات اسطرح طبع کرتا ہے۔ گذشتہ اتوار کو ایک بڑی تعداد مختلف مشرقی ممالک کے لوگون کی لورپول کی مسجد مین جمع ہو کر نماز مین شامل ہوی۔ ظہر کی نماز کرستان سے شیخ ابراہیم نے امام بنکر پڑہائی اور قاہرہ کے اسماعیل عظیم نے اذان کہی۔ مغرب کی نماز لاہور کے ڈاکٹر عطا محمد نے پڑہائی اور اذان برادر حسن راڈفورڈ نے کہی۔ نماز عشا مین حاجی محمد قعاب مدنی امام بنے اور دمشق کے علی مقبش موذن۔ مجلس عام مین جسمین اجنبیون کو اجازت ہی کثرت سے آدمی تھے۔ صدارت وہان کے انجمن کی ایک ویس پریزیڈنٹ میانچسٹر کے مصطفے کرساکو ملی اور کوئیلم صاحب نے لکچر کہا۔

ابطال صلیب بطرز عجیب

اس کتاب کے ۴ مقالے ہین اس مین جیسے کہ کتاب کا نام خود ظاہر کر رہا ہے عیسی علیہ السلام کی مصلوبیت

کا اناجیل سے غیر ثابت ہونا بیان کیا ہی ہر ایک مقالے
مین اناجیل اربعہ متی مرقس لوقا اور یوحنا سے ایک
ایک کے ان آیات کو جن سے عیسائی مصلوبیت مسیح
علیہ السلام کو ثابت کرتے ہین نقل کرکے بطور شرح و
تفسیر کے موقع موقع پر اپنے مدعی کو ثابت کیا ہے. اسکے
مصنف جناب مولوی سید حمید الدین صاحب الہ آبادی
ہین چار مقالون سے فی الحال مقالہ سوم وچہارم
شایع کیے گئے ہین اور قیمت فی مقالہ ۲ قرار دیگئی ہی.
مقالۂ سوم کے ابتدا مین ایک اشتہار چسپان کیا گیا ہی
جسکا مطلب ہی کہ یہ کتاب پادری لوکس پادری جانسٹن
پادری عماد الدین پادری ٹھاکر داس اور مہتمم نور افشان
کے پاس بخیال اتمام حجت و بامید جواب بھیجی گئی کسی نے
رسید تک نہ دی چند روز کے بعد نور افشان مین
یہ تحریر دیکھی گئی کہ کتاب مذکور کے جواب مین کوی
عیسائی اپنا قیمتی وقت صرف نہ کرے اشتہار کے
اخیر جناب حسنین علی خانصاحب زمیندار و رئیس الہ آباد
جنکی امداد و اعانت سے یہ کتاب شایع کی گئی ہے
لکھتے ہین "کہ کوی سرگرم دیندار مسیحی اس مسئلہ مین
ایسے ہین کہ جیسا ہم نے اپنی کتاب ابطال صلیب مین
عیسی ابن مریم کا مصلوب ہونا فقط اناجیل مروجہ سے
باطل کیا ہی ان دلیلون کو رد کرکے فقط اناجیل ہی
سے عیسی ابن مریم کا مصلوب ہونا ثابت کر دین.
اور اگر کوی پادری اس فضول کام (بزعم نور افشان)
کے خرچ کرنے مین اپنے وقت کا کرا یہ چاہین تو افہام و
تفہیم مین جتنے گھنٹے صرف ہونگے اتنے گھنٹے کے روپئے
اونکی ماہواری تنخواہ کے موافق مین دونگا اور اگر اب
بھی کوی صاحب ہمارے ابطال صلیب کے جواب دینے پر مستعد
نہون تو ہم یقین کرینگے کہ انجیل سے عیسی ابن مریم کا
مصلوب ہونا ثابت نہین ہوسکتا بلکہ مصلوب حقیقت
مین کوی دوسرا یسوع تھا عیسائی فقط اسکی قدر و منزلت
بڑہانے کے واسطے نادان لوگون کے سامنے یہ بیان
کرتے ہین کہ عیسی ابن مریم مصلوب ہوا ہے"
مذکورۂ بالا قیمت پر اس کتاب کے مقالے جناب مولوی
سید سجاد حسین صاحب مدرس جمنا مشن ہای اسکول
محلہ مٹھی گنج شہر الہ آباد سے ملسکتے ہین.

تعمیل احکام مذہب

اسوقت دنیا مین صدہا مذاہب ہین بہت سے مذہب صرف
کتابی میدان تک ہی محدود رہی ہین اور بہت سے
جماعتون مین ترقی پاگئے ہین اس مضمون مین ہم یہہ
بحث کرنا نہین چاہتے کہ ان ادیان اور مذاہب
مین سے کون سا مذہب سچا اور نجات دہندہ ہے.
ہم اسوقت صرف یہ دیکھنا چاہتے ہین کہ جو مذاہب
دنیا مین بہ حیثیت مذہب مانی جاتی ہین اہل مذاہب
کی یہان اون کی کیا قدر اور منزلت ہے یہہ بات
تو بقول اسٹوارٹ مل صاحب قابل تسلیم ہے کہ جب مذہب
کی بنیادین پورانی ہوجاتی ہین تو لوگ اوس کی
احکام کی تعمیل بھی بہت کم زور ی سے کرتے ہین
اس مین کوی شک نہین کہ مذہبون کے پورانے ہونے
سے لوگون کے خیالات مین ضرور ضعف آجاتا ہے
اور خصوص جہان جدید فلسفہ کو دخل ہوگیا ہی وہان

تو اس زمانے بہت ہی ترقی کی ہی البتہ سوسائٹی کے خیال سے مذہبی شعار قایم رکھا جاتا ہے۔ مگر دراصل مذہب کی کوی قدر نہین کی جاتی۔

اگر ہم نے ایک مذہب کو مان لیا ہی اور اوس کی مصدق ہین تو اسقدر ہم پر لازم ہے کہ اوسکی فضیلت کو قائم رکھین ٹان اگر ہم اوسکو نہین مانتے تو پھر ہم پر کوی گرفت نہین ہوسکتی۔ اگر ہم ایک مذہب کو تسلیم کرکے اوسکی ہدایات اور مسائل کی تکذیب بھی کرین تو یہہ طریق عمل بہت ہی برا ثابت ہوگا ہم چاہتے ہین کہ اسوقت اس مختصر سے مضمون مین مذاہب کی تعمیل احکام کا مقابلہ کرین کہ کون مذہب اپنے پیروؤن سے اپنی احکام کی تعمیل کراتا ہے اور اسوقت وہ کونسی قوم ہی جسکو مذہب کا پیرو اور عامل کہا جاسکتا ہی۔

ہم اس مقابلے کے واسطے بالفعل مذہب عیسائی اور محمدی کو لیتے ہین یہ دونون مذہب ہین جو اسوقت مذہبی میدان مین پہلو بہ پہلو گھوڑ دوڑ کر رہی ہین۔ اسمین کوی شک نہین کہ ایک وقت وہ ہوگا کہ ان دونون مذہبون مین سے ایک گر کر چکنا چور ہوجائیگا اگر قائم بھی رہے تو ایسا جیسے کہ اسوقت موسوی مذہب ہے اسلام اگرچہ ایشیا مین پیدا ہوا مگر اس نے اپنی شروع اور ابتدا مین ہی یورپ مین جاکر عیسائی مذہب کا مقابلہ کیا اور اب عیسائی مذہب حکومت کے راستہ سے ہوکر ایشیای حصون مین اسلام کا مقابلہ کرتا ہے ہم نہین جانتے کہ اس مقابلہ کا اخیر کیا ہو۔

ہم اس امر کو مانتے ہین کہ اسلام اور عیسائی دین دالے اپنے مذہب کو بہ حیثیت مذہب کے کتابی طور پر مانتے ہین یہان تک تو ان دونون کا اتفاق ہے۔ لیکن ہم افسوس کرتے ہین کہ عملی صورتون مین ان دونون مذہبون کی حالت بہت ہی مختلف ہے جس سے یہہ امر صاف طور پر معلوم ہوسکتا ہی کہ کس مذہب نے زیادہ تر جوش اور صداقت سے اپنی پیروؤن کی طبیعتون پر اثر کیا اور کس مذہب نے اپنے آپکو عام طور پر منوایا۔ ہم اس بات کو خوشی سے قبول کرین گے کہ یورپ مین عیسائی مذہب ضرور ایک عزت اور احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور علی الخصوص انگلستان مذہب کی قدر کرنے کے بارے مین تمام یورپ مین حامی مذہب کے نام سے مشہور ہے۔

لیکن ہم دریافت کرتے ہین کہ یہ تاثیر عیسائی مذہب کن جماعتون تک محدود رہی اور اب عام طور پر باوجود اسقدر شور و شر اور مذہبی گرم جوشیون کے اس کو کیا وقعت اور وسعت اور اثر حاصل ہے۔ یہہ بات خفا ہونے اور رنج منانے کی نہین ہم صاف طور پر کہینگے کہ یورپ مین اب مذہب کا نام ہی نام ہے مذہب کی تصدیق اور واقعی عزت کا نام و نشان نہین اعلیٰ درجہ کے سوسائٹیون مین تو مذہب ایک کھیل سمجھا جاتا ہے پادریون کی جماعتون مین مذہب کو کچھ نہ کچھ وقعت ہے مگر عام طور پر مذہب کی کوی قدر نہین سٹوارٹ مل صاحب اپنی کتاب آزادی مین لکھتے ہین کہ یورپ کو عام تہذیب حسن اخلاق وغیرہ عیسائی مذہب کی قوانین سے حاصل نہین ہوین انکے بانی

رو ما والے ہین یہ الفاظ اس مصنف کی قلم سے نکلی ہین
جن کی نایاب کتابین اور قابل قدر تصانیف انگلستان
کی کالجون مین خوشی کے ساتھ پڑھائی جاتی ہین ان
الفاظ سے اسقدر تو پتہ لگ سکتا ہے کہ عیسائی ملت و
مذہب نے یورپ والون پر کوئی اخلاقی باتین پیدا نہین کین
پادری لوگ بڑی تعریف کرین جب ملک کے مشاہیر
اس امر کے مصدق ہین کہ عیسائی مذہب نے اخلاق پر
کوئی اثر نہین ڈالا تو ادن کے لکھنے کو کیا وقعت ہے
عیسائی مصنفون کی جسقدر تصنیفات ہین انکے دیکھنے
سے صاف طور پر ثابت ہوتا ہے کہ مشاہیر کی نگاہون
مین عیسائی مذہب کی کوی عزت نہین۔

ہم اسبات کو اپنی تجربون اور تازہ مشاہدون
سے تسلیم کرتے ہین کہ عیسائی مذہب کے احکام کو عزت
کی نگاہ سے نہین دیکھا جاتا۔ اگر مسلمان اسپر نکتہ
چینیان کرین تو ان کو کسلئے اور محمل پر محمول کیا جاسکتا
ہی لیکن عیسائی مشاہیر کا مخالفت کرنا عجیب لطف
انگیز ہے۔ برخلاف اسکے اسلام کے پیرؤون نے اپنے اپنے
عمل سے ثابت کر دیا ہے کہ وہ اپنے مذہبی احکام کو
بڑی خوبی سے مانتے ہین اور اسپر عمل کرتے ہین ڈاکٹر
میکنزی مولف تاریخ روس و مصر اپنی تصنیفات
مین اس امر کو تسلیم کر چکے ہین کہ اگر دنیا مین کوی مذہب
اپنی پیرؤون کی جانب سے عزت دیا گیا ہے تو وہ
اسلام ہے علی ہذا القیاس مصنف کتاب جان بل انڈ
ہنر کر سلنڈ جو فرانس کا ایک معزز جنٹلمین تھا لکھتا ہی
وہ کہ مذہب عیسوی قابل توصیف ہی مگر عیسائی اکثر
ایسے نہین ہوتی ہین۔ مین مسلمانون کی زیادہ وقعت
کرتا ہون جو اپنی مذہب پر چلتے ہین بھلا آپ ایسے
عیسائی کو تو دکھا دین جو حضرت عیسی کی فرمان
کے بموجب اپنی مذہب پر چلتی ہین مثل اپنی ذات
کے اپنے ہمسایہ سے بھی محبت کرتے ہون جسکے داہنے
رخسارہ پر پتھر لگا ہو اور اس نے بایان بھی سامنے
کر دیا ہو۔"

اسی مصنف پر موقوف نہین ساری دنیا والون نے
اس امر کو مان لیا ہی کہ مسلمان اپنی مذہب کی ہدایات
کی پوری تعمیل کرتے ہین اور مذاہب والے برائے نام
مذہب رکھتے ہین ان کی دلون پر مذہب کی کوی
تاثیر اور وقعت نہین ہے۔ عیسائی قوانین مین توریت
سے لیکر انجیل تک سور اور شراب کی حرمت کر دی ہے
یہ بات یقینی ہے کہ حضرت عیسے نے ان دونون چیزون
کا استعمال نہین کیا سور کو تو چھوے تک نہین مگر
اب پیروان مذہب عیسائی کا حال دیکھئے کیا کوی
یورپ کا گھر اور میدان ان سے خالی ہے اب تو
یورپ والے سور کھانا اور شراب پینا اپنا فخر سمجھتے
ہین جب ولایت مین تولید مسیح کے روز چند گھنٹون
کے لئے شراب کے دوکانین بند ہو جاتی ہین تو وہان
قیامت برپا ہو جاتی ہے۔ توریت مین لکھا ہے۔
"جہان سور قدم رکھے تو اس زمین کو کھود ڈال"
دیکھئے اس حکم کی عیسائیون نے کیسی عزت کی۔
ہم فرض کرتے ہین عیسائی ملت کے ڈاکٹرون نے
اس امر کو بلحاظ ڈاکٹری ثابت کر لیا ہے کہ سور کا

کہانا انسان کے صحت کے واسطے مضر ہین - مگر کیا ہم ملت کے
قوانین کو ڈاکٹرون کا وضع کیا ہوا تسلیم کرتے ہین حضرت عیسی
کو کہنے کو تو خدا کا بیٹا کہتے ہین اور اک جہان کا نجات دہندہ
مگر اسکی حکمون کی تعمیل یہہ ہوتی ہی ایک بنی یا رفیارمر کی
طرز معاشرت ہی متعین اور پیرو ؤن کے واسطے ایک
سند ہوا کرتی ہے مسلمانون مین خصائل نبوی کہتے ہین
کیا ایک مذہب کے پیرو ؤن کا یہ فرض نہین ہونا چاہئے
کہ وہ اپنے بانی مبانی کے طریق معاشرت کو اپنا دستور
بنائے افسوس عیسائی کس مذہب اور کس خدا کی بیٹے
پر فخر کرتے ہین کیا وہ کہہ سکتے ہین کہ ہم مذہب یا ملت مسیحی
کے مقتدی اور پیرو ہین اوسکو خدا کا بیٹا کہتے ہین جس کا
ایک حکم بھی نہین مانتے - ہم ایک مذہب کی ماننے والے
ہوکر اپنے ہم مذہبون کو یاد دلاتے ہین کہ مذہب کی پیروی
اور اقتدار اس آزادی کا نام نہین اگر اس مذہب سے
نفرت ہی تو کیون سوسایٹی کے لحاظ سے مانے بیٹھے ہو
کیون نہین صاف کہتے کہ ہمکو اس مذہب سے کوی سروکار
نہین چند روز کا ذکر ہے کہ ہم ایک نو وارد انگریز سے
ملنے گئے اثنائے گفتگو مین مذہبی تذکرہ ہو پڑا ہم نے صاف
طور پر معلوم کیا کہ صاحب بہادر دین وملت سے سخت
نافر اور بیزار ہین یہہ صاحب بہادر ایک اعلی درجہ کے
تعلیم یافتہ ہین ہای افسوس مذہب عیسائی کو کیسی ذلت
کی نظرون سے دیکھا جاتا ہے - مسلمانون کی نسبت کہا
جاسکتا ہے کہ وہ بھی شراب وغیرہ پیتے اور اپنے دین کے
احکام کے برخلاف کرتے ہین ہم اسبات کو مانتے ہین مگر ذرا
ایسے مسلمانون سے یہہ تو پوچھہ کر دیکھین کہ انکا اس حالت
امراض مین کیا حال ہی وہ شراب پیتے ہین اور برابر اپنی
آپ کو گنہ گار سمجھتے ہین اس صورت مین بھی تو مذہب
کی وقعت نہ ٹوٹی غضب تو یہ ہے کہ عیسائی ایک گناہ
کرتے ہین اور ایک مذہب کو ٹھٹھون مین اوڑاتی ہین
یورپ کے ایک سرے سے ہوکر دوسرے کنارے تک چلے
جاؤ پھر تم ہی قسمیہ کہدو کہ یورپ مین اس مذہب کی
کیا قدر کیجاتی ہے بقول فرانسیسی مصنف مذکور کے گرجون
کی صفائی اور انجیلون کی مطلا جلدین تو بہت دلربا
ہوتے ہین اور لوگ گرجون مین ڈریس ہی عمدہ پھن کر
جاتے ہین مگر ان کے دلون کو بھول کر دیکھو تو صداقت
کا نام نہین ملک - وس مین بت کرامت نما کی دن
دھاڑے پوجا ہوتی ہے اور پھر بخیہ مزاج عیسائی کہلاتے
ہین خاص انگلستان مین ہزارون باتین عیسائی ملت کے
خلاف قانونی طور پر مروج ہین ان پر پادری صاحبان
کی نگاہ تک نہین پڑتی افسوس جو مذہب سچ مچ ایک
صاف اور سادہ تھا جس مین شرک وبت پرستی کا نام
تک نہ تھا اوسکو ایسا خراب کر دیا کہ اب وہ واقعی یورپ
کے طبیعتون کے قابل نہین رہا ان سب خرابیون کی بنیاد
دراصل وہی تثلیث کا مسئلہ ہے اگر پادری صاحبان بقول
معلم اسلام اس مسئلہ کی اصلاح کر لیتے تو آج انکو اسقدر مایوس
ہونا نہ پڑتا مین مانتا ہون عیسائی کششون نے ہندوستان
مین ترویج مذہب عیسائی کے واسطے واقعی بہت کوشش
کی مگر وہ پیچھے مڑکر تو دیکھین یورپ کی توجہ لین وہان
تو اب سوائے عارضی اور رسمی تعلق کے مذہب کی ساتھ اور
کچھ بھی الفت نہین رہی اگر وہ مذہب کے پیرو ہین تو اسکو

ثابت کرین اور اگر مذہب ایک خوشنما قبا ہے تو اس کی کیون مٹی خراب کرتے ہین اسکو اتار کے رکھدین اگر مذہب رکھنے ہو تو اسکی احکام کی تعمیل کرو اور اگر تعمیل سے آزادی مانع اور مزاحم ہے تو پھر اسکی کیا ضرورت۔ جس پر عمل نہین کرنا اوسکے رکھنے کی کیا ضرورت۔ ہم پھر اس امر کو بآواز بلند کہتے ہین کہ اگر مذہب پر کوی عمل کرتا ہے تو وہ مسلمان ہین اگر مذہب کی عزت ہی تو مسلمانون کے نظرون مین ہے۔ راقم سلطان احمد از لاہور۔

لامبدل لکلماتہ

جواب نور افشان نمبر ۴۰ جلد ۲۰ مطبوعہ ۶ اکتوبر ۱۸۹۳ء

قولہ اگرچہ ابھی تک سلطان روم کے نئے قرآن کو چھپوانے اور اسکو ملک مین مروج کرنے کی خبر کے نسبت الخ

اقول ہذا بہتان عظیم مین حیران ہون کہ ہمارے عیسائی بھائیون کو مرض تعصب نے ایسا گھیرا ہے کہ ہمیشہ خلاف واقع ایک جھوٹھ گھڑ کر شایع کر دیتے ہین نہ خدا کا خوف نہ انسان کا ڈر۔ ایسے نیک بادشاہ کو نئے قرآن کا اتہام لگانا اور سادہ دل مسلمانون کو سلطان سے برگشتہ کرنا ہے اجی حضرت نور افشان صاحب یہ بیبل مقدس ہی کا حصہ ہے کہ دیندار لوگ ہمیشہ کلام الٰہی کو ترمیم کرتے رہے اور بیدینون نے بھی دل کھول کر خوب خاک اوڑائی اگر آپکو یہ خیال ہو کہ ہم تو بہ نسبت تحریف بیبل مقدس کے بدنام ہو چکے ہین اہل اسلام کو بھی بدنام کرین سو یہ غیر ممکن ہے کیونکہ اگر آپ یا کوی صاحب تمام جہان سے قرآن اپنے پاس جمع کرلے اور مسلمانون کے پاس کوی قرآن نہ رہے تو بھی مسلمانون کے سینہ سے قرآن شریف نکلکر ہو بہو تیار ہو سکتا ہی بھلا آپ سے پوچھتا ہون کہ آپ یا آپکے اور عیسائی بھائیون مین یہ جرات ہی کہ بیبل مقدس کو از سر نو طیار کر سکتے ہین کہدو ہرگز نہین پادری صاحب یہ وہ قرآن شریف ہی کہ جو نبی کریم محمد علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر ۲۳ سال کے عرصے مین بالا عرش سے بمعرفت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوا اور اسکی حفاظت کا اللہ جل شانہ خود ذمہ دار ہو کر فرماتا ہے۔

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ سورۃ الحجر رکوع ۱ آیت ۸۔ بیشک ہمنے آپ اتاری ہی یہ نصیحت اور ہم آپ اسکی نگہبان ہین۔ کیا اس آیت کو سلطان روم نے نہ دیکھا ہوگا یہ بخلاف کتب مقدسہ کے ہر طرحکی تحریف اور بغیر و زیادت و نقصان سے محفوظ ہے۔ اسمین سلطان روم ہون یا روس یا صاحب نور افشان خواہ موافق یا مخالف کیسے ہی کارروائی کرے ہرگز ہرگز قرآن شریف سے ایک زیر و زبر و حرف قیامت تک کم و بیش نہین کر سکتے۔ ہان صاحب نور افشان کے اس فقرہ کے تحریر سے (وہ لوگ جو مسیحیون کے مقدس کتابون پر بے سوچے سمجھے تحریف کا الزام لگاتے ہین) یہ بات پائی جاتی ہے کہ کتب مقدسہ کو تحریف سے بچاوین سو یہ کوسون دور ہے۔ ؎

خوشتر آن باشد کہ سر دلبران۔ گفتہ آید در حدیث دیگران

صاحب نور افشان کتنا ہی شور و واویلا مچائین اور در پردہ قرآن مجید کے آڑ مین کتب مقدسہ کو بچاوین ہرگز کتب مقدسہ سے تحریف کی سیاہی مٹ نہین سکتی۔ کتب مقدسہ خود زار زار روتی اور چیختی ہی کہ ہائے ہائے مجھ سے

۷ اکتابین میرے دوستدار دن کے دہو کہ دیگر ایسی نکال چینگین
کہ کہین صفحۂ جہان پر انکا پتہ ونشان ہی۔ اور کتب اسلامیہ
واقوال مجتہدان دین عیسوی سے بھی بخوبی تحریف ثابت
ہو چکی ہے چنانچہ اول سورۂ بقر مین فرمایا۔ افتطمعون
ان یؤمنوا لکم وقد کان فریق منہم یسمعون کلام اللہ ثم
یحرفونہ من بعد ما عقلوہ وہم یعلمون۔ یعنے کیا تم توقع
رکہتے ہو (یہود ونصاری) ماینگے تہاری بات اور مقرر
ایک گروہ تہی انمین کہ سنتے تہے کلام اللہ کا پہر اسکو بدلدیتے
تہے سمجہہ کر اور وے جانتے تہے۔ دوسری۔ فبما نقضہم
میثاقہم وجعلنا قلوبہم قاسیۃ یحرفون الکلم عن مواضعہ
ونسوا حظا مما ذکروا بہ۔ سورۂ مائدہ۔ یعنے انکی عہد توڑنے
پر ہمنے ان پر لعنت کی اور کر دئے انکے دل سیاہ تحریف
کرنے مین حکمون کی ان کی جگہہ سے اور بہول گئے فائدہ
اٹہانا اس نصیحت سے جو انکو کیجاتی ہے۔ تیسری صحیح
بخاری باب جمع القران مین انس بن مالک رضی اللہ
تعالی عنہ سے روایت ہی۔ قال حذیفۃ لعثمان یا امیر
المؤمنین ادرک ہذہ الامۃ قبل ان یختلفوا فی الکتاب
اختلاف الیہود والنصاری۔ یعنے حضرت حذیفہ نے حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا ای مسلمانون کے سردار
مسلمان لوگون کی اس سے پہلے خبر لے کہ یہ لوگ اپنی
کتاب مین ایسے مختلف نہ ہو جائین جیسے یہود ونصاری
اپنے کتاب مین مختلف ہو گئے ہین۔ اس حدیث سے
ثابت ہوتا ہے کہ قرآن شریف اختلاف سے پاک اور
کتب مقدسہ مین اختلاف عبارت موجود ہے۔ چوتہی
صحیح بخاری مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

قال کان اہل الکتاب یقرؤن التوراۃ بالعبرانیۃ ویفسرونہا
بالعربیۃ لاہل الاسلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لاتصدقوا اہل الکتاب ولاتکذبوہم وقولوا آمنا الخ
اس سے معلوم ہوا کہ کتب مقدسہ نہ قابل تسلیم ونہ قابل
تکذیب ہی کیونکہ تمیز کلام الہی کلام بشر سے جبکہ وہ مخلوط
ہو گیا غیر ممکن ہے۔ اب دیکہئے مجتہدان دین عیسوی جو
مدعی تحریف والحاق کتب مقدسہ کے ہین چنانچہ مسٹر
اگسٹن۔ ڈاکٹر گریسبیک۔ ڈاکٹر مل۔ ڈاکٹر کینی کاٹ
جیروم۔ ٹارن صاحب بالفعل مین نے صرف چہہ نام
علماء نامی گرامی کے لکہدئے ہین اگر آپ کو ضرورت ہوگی
تو اور لکہدون گا۔ اب آپہی بہ نظر انصاف ملاحظہ فرمائین
کہ بمقابلہ مجتہدان دین مذکورہ کے آپ کتب مقدسہ کی
تحریف کا انکار کرین تو کون مانیگا۔ فقط۔

عبدالمجید از اٹاوہ۔

زبدۃ الاقاویل
فی ترجیح القرآن علی الاناجیل

اس کتاب مین عیسائیون کے اس قدیمی اعتراض کا تفصیلی
اور دندان شکن جواب ہی جو کہا کرتے ہین کہ قرآن شریف
مین صرف جسمانی احکام درج ہین روحانی تعلیم بالکل نہین ہے
راقم نے ان کی اس غلط بیانی کو ثابت کرنے کی غرض سے
اناجیل کی ان آیات کو جن کو وہ اپنے زعم مین روحانی
تعلیم خیال کرتے ہین پہلے چند فصلون مین اسطور پر تقسیم
کیا کہ اول کلام مسیح پہر کلام حواریین کو درج کیا بعد ازان
ہمچون قسم احکام قرآن شریف اور کچہ بطور نمونہ کلام
رسول اللہ اور اقوال صحابہ سے نقل کر کے ہر فصل کے اخیر

مین قرآنی احکام کی اناجیلی احکام پر ایسی دلائل قویہ سے ترجیح ثابت کی ہے کہ خصم کو بجز سکوت کے کچھ چارہ نرہا علاوہ اسکے کتاب کے ابتدا مین ایک مقدمہ لکھا گیا ہے جسمین پانچ امر ایسے ضروری بیان کئے گئے ہین جو اناجیل مروجہ کی پوست کندہ قلعی کھولتے ہین چنانچہ امر اول مین اناجیل مروجہ کا قطعی دلائل سے غیر الہامی ہونا ثابت کرکے امر دوم مین جتایا گیا ہے کہ بعض اناجیل غیر مروجہ خصوصاً انجیل برنباس سے الہام منفک نہین ہوسکتا اور قرآن بھی انہین کی تصدیق کرتا ہے۔ امر سوم مین نبی آخر الزمان اور قرآن کی ضرورت کو بدلائل قویہ ثابت کرکے امر چہارم مین محققین مسیحیون کی شہادتین محمدی تعلیم کی عمدگی پر درج کی ہین۔ امر پنجم مین قرآن شریف کی خصوصیات اور اناجیل مروجہ کا ان سے عاری ہونا ثابت کرکے دکھایا گیا ہے کہ قرآن شریف اور کتب احادیث نوایکطرف رہے اناجیل مروجہ تقویت اور اعتماد مین اہل اسلام کی معتبر کتب سیر کا بھی مقابلہ نہین کرسکتین قیمت اسکی معہ محصول ڈاک ۸ رہے جو اپنے خوبی سے جو خاص اسی کا حصہ ہے بالکل کوڑیون کے مول ہے جن صاحبون کو مطلوب ہو بہت جلد راقم سے بذریعہ ویلیو پے ایبل منگالین کیونکہ اسکی صرف چند جلدین باقی ہین درصورت توقف کف افسوس ملنا پڑیگا۔

راقم فقیر محمد مالک سراج الاخبار جہلم۔

معاونین و ہمدردان منشور محمدی اور ہمعصرونکا شکریہ

چوتھے نمبر کی اشاعت کے بعد تو منشور محمدی مین جگہ کی تنگی نے ہم کو اسقدر بھی موقع نہ دیا کہ ہمارے باقی ہمعصرون کا جنہون نے اپنے صحائف بے بہا مین منشور محمدی کی اشاعت پر مسرت ظاہر کرکے مسلمان بھائیون کو عموماً اور نادہندون کو خصوصاً ترغیب و تحریص دلانے والے مضامین شایع فرمائے تھے اور جنہون نے اپنی عنایت سے نہ صرف ہمکو ممنون بلکہ اپنے دینی ہمدردی کے فرض کو بھی ادا کیا تھا شکریہ ادا کرین ہمارے معاونین کے بارہ مین جنکی دلی جوش اور سچی حمیت ایمانی اور منشور محمدی کی سچی خیر خواہی کا حال انکے الطاف نامون کے ہر ہر حرف سے ظاہر ہو رہا ہی ایک حرف شکریہ بھی تو نہین لکھا۔ ہم ڈرتے ہین کہ ہمارے اس سکوت سے کہین ہم ناشکری سے منسوب نہ ہوجاوین۔ اور من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ کے مصداق نہ بنجائین۔ ان سچے ہمدردان دین اور کرمفرماؤن کے شکریہ اور انکی پرجوش خطوط کے نقل اور انکی ہمدردی اعانت کے بیان کے لئے جو اطلاعی خطوط کے پہونچنے کے بعد سے اب تک لگاتار آرہے ہین غالباً اخبار کے صفحے ناکافی ہین اور ہم یقین کرتے ہین کہ انکے لئے ایک علحدہ ضمیمہ درکار ہوگا۔

ہم ہمارے معزز معاصرین خیر خواہ زمیندار ان لوڑیہ و وزیر ہند سیالکوٹ مفید عام آگرہ و دبیر ہند آگرہ۔ منشور شفاعت بمبئی خیر خواہ عالم اکمل الاخبار دہلی سفیر لونک اور انڈیا گزٹ بمبئی کے نہایت مشکور ہین جنہون نے منشور محمدی پر توجہ فرماکر ترغیبی مضامین لکھے ہمارے شکریہ کے زیادہ تر مستحق معزز ہمعصر جریدہ روزگار مدراس کشف الاخبار بمبئی سلطان الاخبار بنگلور ہین جنہون نے صرف ایکدفعہ نہین بلکہ دو دو بار اسبارہ مین قلم فرسائی کی۔ ہم باقی ہمعصرون سے امید کرتے ہین کہ ضرور توجہ فرمائین گے۔

اخبار منشور محمدی کی تقسیم مفت

مطبع بحر الاسلام معسکر بنگلور مین اہتمام سے محمد شریف کے چھپا۔